# Prometheus Unbound

## Percy Bysshe Shelley

# پرومیتھیئس

## ان باؤنڈ

# شیلی

## سید عرفان علی

www.server555.com
www.SyedIrfanAli.com

# دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

**اس کتاب کی آڈیو بک ڈائون لوڈ کریں**

**www.server555.com**
**www.SyedIrfanAli.com**

1820 تاریخ اشاعت

# تاریخ ساز انگریزی ادب

# شیلے کا دور

## خیالات سے بغاوت کرنے والا انقلابی

### یونانی ڈراموں اور افلاطونی فلسفے کو پسند کرنے والا

### دوستوں کے نزدیک انسان کے بجائے حسین روح تھی

| | | |
|---|---|---|
| 1. | **The Classical Period** (1200 BCE-455 BCE) | Homeric or Heroic Period (1200-800 BCE)<br>Classical Greek Period (800-200 BCE)<br>Classical Roman Period (200 BCE-455 BCE)<br>Patristic Period (c.70 CE-455 CE) |
| 2. | **The Medieval Period** (455 CE-1485 CE) | The Old English (Anglo-Saxon) Period (423-1066 CE)<br>The Middle English Period (c.1066-1450 CE) |
| 3. | **The Renaissance and Reformation** (1485-1660 CE) | Early Tudor Period (1485-1558)<br>Elizabethan Period (1558-1603)<br>Jacobean Period(1603-1625)<br>Caroline Age (1625-1649)<br>Commonwealth Period/<br>Puritan Interregnum(1649-1660) |
| 4. | **The Enlightenment (Neoclassical) Period** (1660-1790 CE) | Restoration Period (1660-1700)<br>The Augustan Age (1700-1750)<br>The Age of Johnson (1750-1790) |
| 5. | **The Romantic Period** (1790-1830 CE) | Romantic poets & Gothic writings |
| 6. | **The Victorian Period and the 19th Century** (1832-1901 CE) | Sentimental Novels & Intellectual Movements like Aestheticism and the Decadence. |
| 7. | **The Modern Period** (1914-1945 CE) | Modernist Writers, Realism, etc. |
| 8. | **The Postmodern Period** (1945 – onward) | Metafiction, Multiculturalism, Magic Poetry, etc. |

شیلے اور ایسکالس دونوں پرومیتھیئس سے متاثر ہیں

**Aeschylus - Prometheus Bound**

# پرومیتھیئس

# بائونڈ

# ایسکالس

## سید عرفان علی

# Prometheus Unbound
# A Lyrical Drama in Four Acts
# By Percy Bysshe Shelley

# پرو می تھیئس ان بائونڈ

# شیلے

پرانے دور کے عظیم کلاسیکی رائٹرز اگرچہ اپنی تخلیقات میں قدیم ڈراموں اور نظموں کے موضوعات تو استعمال کرتے تھے مگر اپنے مطابق ان کہانیوں میں ایسی تبدیلیاں کرتے جن سے انکی شان میں اضافہ ہو سکے۔ اسی طرح کی پیروی کرتے ہوئے شیلے نے پرومی تھیئس کا موضوع عظیم کلاسیکی رائٹر ایس کے لس کی نظم سے لیا ہے۔ دونوں نظموں میں اگرچہ جیوپیٹر ہی دنیا کا حکمران ہے مگر ایس کے لس کی عظیم نظم پرومی تھیئس کے برعکس اس نظم میں اس کے جیوپیٹر سے تعلقات کی نوعیت مختلف ہے۔

اگرچہ ہمارا ہیرو پرومی تھیئس جان ملٹن کی نظم پیراڈائز لاسٹ کے شیطان سے قریب تر نظر آتا ہے۔ مگر دراصل پرومی تھیئس تو شیطان سے برتر ہے۔ کیونکہ شیطان کی طرح نہ اس میں اقتدار کی ذاتی خواہش شامل ہے نہ غرور کی وجہ سے خداوند کی حکم عدولی۔ شیطان کے برعکس پرومی تھیئس بلند کردار کا مالک ہے۔ جو اعلیٰ برتر اور بھلائی کے مقاصد کے لیے تکلیف برداشت کر رہا ہے۔ شیلے نے یہ نظم اٹلی کے حسین و جمیل مقامات پر بیٹھ کر تحریر کی جس کے حسن میں بہار نے چار چاند لگا دیے۔ اس نظم میں شاعر کے دماغی تخیل نے اہم کردار ادا کیا جو موجودہ دور کے شاعروں میں کم ہی نظر آتا ہے۔ البتہ قدیم دانتے وغیرہ کے شاہکاروں میں یہ اپنے جلوے دکھاتا ہے۔ بہت قدیم یونانی رائٹرز جو لوگوں کے جذبات میں طوفان مچا دیتے تھے ان کی پیروی کرنے کی شیلے نے کوشش کی ہے۔ بہت سے جدید رائٹرز پرانے عظیم کارناموں کی نقل تو کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ قابلیت اور اہلیت سے محروم ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی تحریروں میں جان نہیں پڑتی۔

قدیم اور عظیم زمانہ کے عالی شان رائٹرز لوگوں کے جذبات میں ہلچل مچا دیا کرتے تھے۔ اور موجودہ زمانے کے چند عظیم رائٹرز بھی ایسی ہی خصوصیت رکھتے ہیں۔ شاعری کی بنیاد بھی تو اس نقل پر ہی ہوتی ہے جو شاعر کا ذہن فطرت کے نظاروں میں دیکھتا ہے یا ایسے مناظر جو دوسرے رائٹرز کے ادبی شاہکاروں میں دیکھتا ہے۔ رائٹرز کا دماغ تو آئینہ ہوتا ہے۔ جو کچھ دیکھتا ہے محسوس کرتا ہے وہ اپنے کام میں پیش کر دیتا ہے۔

شیلے کہتا ہے کہ دیکھیں عظیم کلاسیکی رائٹرز ایس کے لس اور ہے سی ایڈ میں جس طرح مماثلت پائی جاتی ہے اس طرح اگر میرے کام

# ایکٹ ون

انڈیا کے دور دراز سنسان پہاڑی سلسلے میں برف سے ڈھکی ہوئی ایک چٹان میں پرومی تھیئس زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کے پیروں کے پاس پنتھیا اور آئیون موجود ہیں۔

## پرومیتھیئس

سب کا خدا ہے۔ مگر میں یہ بات تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں۔ آسمان پر موجود تیرے چمکدار حرکت کرنے والے ستاروں اور سیاروں کو صرف دو زندہ مخلوقات ہی دیکھ سکتے ہیں۔ تو اور میں۔ مسلسل۔

نیند سے محروم آنکھوں سے اس زمین کی طرف بھی نظر ڈال جہاں تیرے غلام آباد ہیں۔ جو تیری جھک کر عبادت کرتے ہیں۔ اچھے ناموں سے پکارتے ہیں۔ مگر بدلے میں تو ان کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے۔ میں تیرا دشمن تجھ سے نفرت کرنے والا جو تین ہزار سال سے مسلسل جاگ کر تیرا ہر ستم سہ رہا ہے۔

تیری تکالیف میری نفرت کو نہ ختم کر سکتی ہیں نہ مجھے جھکا سکتی ہیں۔

تیرا ظلم اور میری تنہائی، تکلیف، نفرت ہی میری جاگیر ہے۔ بلکہ یہ تو تیری عظیم سلطنت سے عظیم تر ہے۔ اے قادر مطلق اگر میں تیرے ظلم و بربریت کے غلیظ کاموں میں تیرا ساتھ دیتا تو اس شدید عذاب کا حقدار نہ ٹھہرتا۔ آسمان کی بلندیوں بادلوں سے چھوتی

ہوئی چٹان جہاں نہ کوئی زندہ ہے نہ ہریالی، سنسان بیابان۔ جس شے کا یہاں وجود ہے وہ ہے دکھ اور تکلیف۔ ہمیشہ جاری رہنے والا کرب جو مجھے برداشت کرنا ہے۔



سمندر میں چاہے طوفان ہو یا پر سکون ہو، اس کی لہریں میرے کرب اور دکھ بھری آوازوں کی گواہی دیں گی۔

اپنے سائے کو تبدیل کرتا بادل بھی گواہی دے گا۔

دکھ، تکلیف، کرب۔

برف کے عظیم پہاڑ میرے سینے میں سوراخ کرتے ہیں۔

جن کی سردی سے میری ہڈیاں جلنے لگتی ہیں۔

تیرے ہونٹوں سے نفرت حاصل کرنے کے بعد عقاب بھیانک شکاری کتے کی طرح میرے سینے کو نوچ ڈالتا ہے۔ خواب کی مانند عجیب بھیانک چیزیں اور بھوت میرے گرد جمع ہوتے ہیں۔ ڈراتے ہیں۔ زلزلے بھیانک مخلوقات کی طرح زخموں میں نمک ڈالتے ہیں۔ زلزلے پہاڑوں میں بننے والے راستوں سے نکل کر خوفناک مخلوقات کی طرح میرے زخموں کو کھینچتے ہیں۔ میرے دکھ درد کر میں اضافہ کرنے کے لئے۔

شدید طوفان اپنا عذاب میرے اوپر مسلط کرتے ہیں۔ مگر میں ہر چیز برداشت کرتا ہوں۔

سرد ترین دن یا بغیر ستاروں کی مکمل اندھیری رات یا بے رنگ آسمان۔ سب ہی تو اشارہ دے رہے ہیں کہ وقت کا ہر گھنٹہ بغیر پروں کے آہستگی سے سفر کیے جا رہا ہے۔ اور کبھی تو ایسا وقت بھی آئے گا جو میری حیثیت کو تسلیم کرے گا۔

وقت تجھ جیسے ظالم کو میرے سامنے جھکا دے گا۔

وقت ہی تجھ جیسے فرعون کو مجبور کرے گا کہ میرے زخموں سے رستے ہوئے خون کو تو صاف کرے۔ پیار کرے۔ مگر میرے پیر تو تجھ سے نفرت کی وجہ سے تجھے معاف نہیں کریں گے۔ شاید پیر تو تجھ سے کراہت کی وجہ سے تجھے کچلنے سے بھی انکار کر دیں۔
میں اس وقت کو سوچتا ہوں تو تجھ پر رحم کھاتا ہوں۔ تیری کتنی شدید بربادی اور تباہی ہو گی۔ آسمان پر جب تجھ پر ظلم کیا جائے گا تو



کیونکہ اپنی تکالیف سے دانشمند ہو چکا ہوں۔
مگر جو بد دعا میں نے ایک مرتبہ پہلے تمہیں دی تھی وہ دوبارہ دیتا ہوں۔
پہاڑیاں اسے کہرے اور دھند میں بازگشت کے ساتھ دور تک لے گئی تھیں۔
ٹھنڈے پانی کی لہریں حرکت کرتے ہوئے اسے انڈیا کی طرف بہالے گئی تھیں۔
بے آواز ہوائو۔ جن میں سے سورج بغیر شعاؤں کے روشنی بکھیرتا ہے۔
اور طوفان میری بد دعا سے مکمل خاموش ہو گئے تھے۔
کیونکہ میری آواز کی گرج تو تمہارے شور سے بھی زیادہ تھی جو تمام کائنات نے سنی۔
میرے الفاظ پر جوش تھے مگر بعد میں میری بدلہ لینے کی خواہش ختم ہو گئی۔
نہ جانے وہ بد دعا کیا تھی۔
مجھے یاد نہیں۔
مگر شدید نفرت کی وجہ سے مجھے یاد کراو کہ میں نے کیا بد دعا دی تھی۔

## ایک آواز پہاڑوں سے آتی ہے۔

تین تین تین نو ہزار سال سے ہم زمین پر رہ رہے ہی۔ں

انسان جب پریشان ہوتا ہے تو ہم بھی اس کے ساتھ شدید خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔

## پانی کے چشموں سے دوسری آواز آتی ہے۔



## ہوا سے تیسری آواز آتی ہے

وہ لباس جو دنیا کے بننے اس کی ابتدا کے وقت سے میں نے پہن رکھا تھا اس کے رنگ ختم ہو گئے اور میرا مقدس لباس لوگوں کے ماتم کرنے سے بار بار پھٹتا رہا۔

## طوفانی بگولوں سے چوتھی آواز آتی ہے۔

مدتوں سے ان پہاڑوں کے نیچے ہم سفر کر رہے ہیں۔

بجلی کی کڑک آتش فشاں عالم بالا یا پاتال کی کوئی قوت ہمیں اس قدر زیادہ خوفزدہ نہیں کر سکی جتنی ہم تیری بد دعا کو سن کر خوف سے کانپ اٹھے۔

## ایک آواز پہاڑوں سے آتی ہے

تیری بد دعا سے تو میری چٹانیں تک ہل کر رہ گئی تھیں۔

## پانی کے چشموں سے آواز آتی ہے۔

ہندوستان سے سمندر کی آتی ہوئی لہریں ایسی بد دعا پہلے کبھی نہ لے کر آئی تھیں۔

شور مچاتے ہوئے سمندر میں ایک مانجھی آرام کر رہا تھا۔

جس طرح لہریں سر ٹکراتی ہیں اسی طرح وہ بھی یہ بد دعا سن کر سخت پریشانی میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

## ہوا سے آواز آتی ہے

زمین و آسمان کے درمیان ایسی بد دعا پہلے میں نے نہیں سنی تھی۔ جس سے ایسا زخم لگا جو کبھی نہ بھر سکا۔

## طوفانی بگولوں سے آواز آتی ہے

وہ بد دعا ہمارے پیچھے آرہی تھی اور ہم اس سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ خاموشی ہمارے مقدر میں نہیں۔ مگر پھر بھی ہمیں خاموش ہونا پڑا۔

## زمین کہتی ہے

پہاڑوں کی چوٹیاں کہاں بول سکتی ہیں مگر تمہاری بد دعا سن کر ان کے منہ سے نکلا۔

ہائے کیسی شدید تکلیف۔

## پھر آسمانوں نے بھی اس کی بات کو دہرایا۔

ہائے کیسی شدید تکلیف۔

زمین کی سطح سے ٹکراتے ہوئے سمندر کی جامنی رنگ کی لہروں اور سخت پریشان انسانوں نے بھی آواز سنی۔

ہائے کیسی شدید تکلیف۔

## پرومیتھیئس

میں نے سب کی آوازیں تو سنیں مگر جس بد دعا کا میں نے کہا تھا وہ ابھی مجھے کسی نے نہیں یاد کرائی۔ تمہیں اور تمہارے بیٹوں کو مجھ سے



گرمی اوس دھند کو ختم کر دیتی ہے۔ تمہیں علم ہونا چاہیئے کہ میں اصل ٹائٹن ہوں جو تکلیف برداشت کرتے ہوئے تمہیں موت سے بچا رہا ہے۔

برفیلے دریاؤں اور پتھروں کے درمیان اگنے والی ہریالی یاد کرو۔ جب میں حسین ایشیا کے ساتھ تمہارے نزدیک سرسبز و شاداب جنگلوں میں بے فکری سے گھومتا تھا۔ آج تم مجھ سے بات کرتے ہوئے خوفزدہ کیوں ہو۔ تم مجھے بتاؤ کہ کیا وہ میں نہیں ہوں جس نے ایک ظالم کا ہاتھ روکا۔ جس نے تمہاری زندگی کو بہت مشکل بنا ڈالا تھا۔ بتاؤ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔

## زمین

جواب دیتی ہے کہ ان سب میں ہی تم سے بات کرنے کی میں ہمت نہیں۔

## پرومیتھیئس

کوئی ہمت کر کے مجھے وہ بد دعا دوبارہ یاد کرا دے۔

زمین میں تمہاری سر سراہٹ محسوس کر رہا ہوں۔ مجھے علم ہے کہ تم میرے قریب ہو۔ کیونکہ تمھیں مجھ سے محبت ہے۔ اس لیے تم مجھے وہ بد دعا یاد کرواؤ۔

## زمین

مگر کیا فانی لوگوں کی آواز تم سمجھ سکتے ہو۔

## پرومیتھیئس

اے زندہ روح میں تجھ سے سننے کا خواہشمند ہوں۔

## زمین

بلند مقام پر بیٹھے ہوئے بادشاہ کو اگر علم ہو گیا کہ میں نے تجھ سے بات کی ہے تو سزا کے طور پر وہ مجھے موجودہ محور سے بھی زیادہ تکلیف دہ محور کے گرد گھومنے پر مجبور کر دے گا۔ تم میں ہر خوبی ہے۔ تم بلند اور شاندار ہو۔ مگر یہ سننا خدا برداشت نہیں کر سکتے کہ تم ان سے بھی زیادہ ذہین ہو۔ لوگوں پر احسان کرنے والے میں تمہیں بتاتی ہوں۔

## پرومیتھیئس

میرا ذہن یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ تمہاری آواز صاف اور واضح نہیں ہے۔

## زمین

یہ اس لئے ہے کیونکہ تم ہمیشہ زندہ رہنے والے ہو اور فانی لوگوں کی آواز سننے سمجھنے سے قاصر

## پرومیتھیئس

اے سمجھ میں نہ آنے والی آواز تو کون ہے۔

## زمین

میں زمین ہوں۔ تمہاری ماں۔ جس کے پتھروں کے نیچے اور بلند و بالا درختوں کے باریک پتے ٹھنڈی ہوا میں کانپ رہے ہوتے ہیں۔



گردش کرتی ہوئی دنیائوں کے رہنے والے میرے مدار کی آسمانوں پر پڑنے والی روشنی کی طرف دیکھنے لگے۔ سمندروں میں شدید طوفان آنے لگے۔ زلزلوں نے زمین کو پھاڑ دیا اور آگ بلند ہونے لگی۔ طوفانوں کے شور سے پہاڑ لرزنے لگے۔ آبادیوں میں خطرناک پودے پیدا ہو گئے۔ بھوکے منحوس کیڑے وہاں گھومنے لگے۔ انسان پر تباہیاں نازل ہونے لگیں۔ تمام پودے ختم ہو گئے اور ہر طرف قحط نے قبضہ جما لیا۔ کھیتوں اور پھلوں کی جگہ زہریلی جڑی بوٹیوں نے لے لی جس سے میری حالت خراب ہو گئی اور میرا سانس رکنے لگا۔ مجھے ناپاک کر دیا گیا اور میں نے اسے دیکھا جو تجھے برباد کرنے پر تلا ہوا ہے۔ میں نے تیری بد دعا کو بھی سنا۔ آپ اگرچہ تو اسے بھول چکا ہے۔ مگر میرے لاتعداد سمندر اور دریا پہاڑ اور ہوا بلکہ ہر ایک چیز نے اس بد دعا کو اپنے دل میں چھپایا ہوا ہے۔ ہم اس بد دعا کو سن کر خوش ہوئے مگر یہ بات کہنے کی ہمت ہم میں نہیں۔

پرومیتھیئس

اے محترم ماں۔ ہر زندہ چیز تجھ سے مسرت حاصل کرتی ہے۔ تو کسی کو پھولوں کا گلدستہ دیتی ہے تو کسی کو پھل۔ اور کسی کو حسین آوازیں اور چاہت۔ مجھے ان میں سے کچھ بھی نہ دے۔ بس مجھے میری بد دعا یاد کرا دے۔

## زمین

اچھا میں تمہیں بتاتی ہوں۔

میرے ایک مرے ہوئے بچے زوروایسٹر نے باغ میں بالکل اپنی طرح کی اپنی ہی روح سے ملاقات کی۔ ایک زندہ لوگوں کی دنیا ہوتی ہے اور ایک مردہ لوگوں کی۔ ایک جو تمہیں نظر آتی ہے اور دوسری قبروں کے نیچے۔ سائے بھوت اور روح کی صورت میں۔ مگر ان کے جسم یہاں پر رہتے ہیں اور سوچ سکتے ہیں۔ مگر مرنے کے بعد وہ دوبارہ ایک دوسرے سے ملاقات کر لیتے ہیں۔

انسان کی سوچیں انسان کے خواب کبھی عجیب و غریب اور کبھی خوبصورت شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس جگہ تمہارا سایہ بھی موجود ہو گا۔ بہت تکلیف میں۔ جہاں طوفانوں کے درمیان وہ سائے قیام کرتے ہیں۔ دیوتاؤں کی روحیں بھوت بھی وہاں پر ہی ہوتے ہیں۔

اس جگہ کا کوئی نام نہیں مگر اس عظیم علاقے میں انسان عظمت والے اور جانور صرف سائے نظر آتے ہیں۔

ڈی موگورگن بھی اور تم پر ظلم کرنے والا ظالم بادشاہ بھی جو شاندار تخت پر قبضہ جمائے بیٹھا ہے۔ اب دل چاہے تو اپنے بھوت سے وہ بد دعا پوچھ لو یا دل چاہے تو اس ظالم بادشاہ کے بہت سے مردوں کے دیوتا ہے ڈیز یا ٹائے فون کے بھوت سے۔ بلکہ ہر کسی کے بھوت کو وہ بد دعا یاد ہے۔ تیری مشکلات میں ان ہی دیوتاؤں کا ہاتھ ہے۔ اور میرے بہت سے بچے بھی انہوں نے ختم کر دیے۔ مگر پھر جابر حکمران ان کو سزا کے طور پر اس طرح تباہ و برباد کر دے گا جس طرح کھڑکی سے طوفانی ہوا داخل ہو کر گھر کو تباہ کر دیتا ہے

## پرومیتھیئس

ٹھیک ہے ماں اب میں نہ کسی خراب چیز کا نام لوں گا اور نہ اپنے جیسے کسی کو بلاؤں گا۔ بلکہ جیوپیٹر کے بھوت کو آواز دیتا ہوں کہ وہ یہاں آئے۔

## آئیونے

ہم ہمیشہ تیرے پاس رہتے ہیں۔ ہمیشہ جاتے ہوئے تیری حفاظت کرتے ہیں۔ مگر میں ایک صورت دیکھ رہی ہو اور آوازیں بھی سنائی دے رہی ہیں۔ تو تو پہلے ہی پریشان حال ہے تو یہ تجھے مزید تکلیف نہ دے جائیں۔

## پین تھیا

ایسے شدید طوفانوں کی آواز آرہی ہے جیسے زلزلہ ہو یا پہاڑ پھٹ رہے ہوں۔ اور آنے والے کی صورت بھی ایسی ہی دہشت ناک ہے۔ سیاہ جامنی کپڑے پہنے ہوئے۔ بھیانک چہرہ۔ جو لاٹھی کی مدد سے بادلوں پر چلتے ہوئے یہاں آرہا ہے۔ اس کا رنگ پیلا سنہری ہے۔ اس کے چہرے سے ہی سخت غصہ نظر آرہا ہے۔ ایسے ہی تو کمزوروں پر ظلم و ستم ڈھاتے ہیں۔

## جیوپیٹر کا بھوت

اس عجیب دنیا کی خفیہ طاقتوں نے مجھے کیوں آواز دی۔ یہاں تو شدید طوفان ہے۔ یہاں کی تو آوازیں اور زبان بھی ہماری دنیا کی آوازوں سے بالکل مختلف ہیں۔ تو کون ہے خود سر قیدی۔

# پرومیتھیئس

جتنا خوفناک وہ خود ہے ویسے ہی اس کا بھوت بھی خوفناک۔ تو جس کا بھوت ہے میں اس کا دشمن ہوں۔ ٹائٹن۔ مجھے میری بد دعا سنا اگرچہ تیری آواز مجھے سمجھ نہیں آرہی۔

## زمین

تم بالکل بھی آواز پیدا نہ کرنا۔ صرف سننا اور خوش ہونا۔ اے پہاڑو، جنگلوں، پریشان حال چشمو، پانی میں گھرے ہوئے جزیرو

## جیوپیٹر کا بھوت

جیسے بجلی بادلوں پر پڑتی ہے ایسے مجھے کوئی شخص بولنے سے روک رہا ہے

## پینتھیا

اس نے اوپر کی جانب دیکھا اور آسمان بالکل سیاہ ہو گیا۔

## پینتھیا

مجھے کوئی بچالے وہ بتانے لگا ہے۔



## جیوپیٹر کا بھوت

اے ظالم جابر۔ میں تیرا حکم ماننے سے انکار کرتا ہوں۔ اپنے ہوش وحواس کے ساتھ۔ تو جو میرا کر سکتا ہے کر لے۔ انسانوں اور دیوتاؤں کے ظالم بادشاہ مجھے اپنے سامنے کبھی نہیں جھکا سکتا۔ جتنے مرضی مظالم کر لے۔ چاہے آفات آئیں یا بیماریاں یا شدید خوف۔ شدید آگ کی تکلیف ہو یا شدید سردی یا کڑکتی ہوئی بجلیوں کا شدید ترین طوفان۔ ایک بادشاہ جتنا عذاب دے سکتا ہے دے۔ تو ہر شے کا بادشاہ ہے ماسوائے میرے۔ انسانوں کو بھی جتنا مرضی دکھ درد پہنچا مگر میں اپنے ارادے میں پکا رہوں گا۔ جس جگہ مجھے عذاب میں رکھا ہے وہاں اپنے بدمعاشوں کو بھیج اور میرے عذاب میں اضافہ کر۔ مگر میں تیری بادشاہت کو ہرگز تسلیم نہیں کروں گا۔ ہر ظلم سہنے کے باوجود بھی۔ تو کیسا بادشاہ ہے جس نے دنیا میں دکھ اور تکلیفیں بھر دی ہیں۔ جب کہ آسمان وزمین کی ہر شے تیری تعظیم کرتی ہے۔ تیرے دشمن بھی تیرے خوف کی وجہ سے سر جھکا دیتے ہیں۔ میں تجھے بددعا دیتا ہوں کہ جتنی تکلیف تو نے مجھے دی ہیں وہ سب تیرے اوپر واپس جائیں اور تیرا خانہ خراب کریں۔ تو ہمیشہ تکلیف میں رہے۔ تجھے کبھی موت نہ آئے اور تمام زندگی بھی عذاب میں

مبتلا رہے۔ آج حکمرانی کرنے والے، ایک وقت تجھے انجام تک پہنچائے گا۔ تو ذلیل کیا جائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ ذلت برداشت کرتا رہے گا۔

# پرومیتھیئس

نے ماں سے پوچھا کہ کیا یہی بد دعا تھی۔ اس نے ہاں میں جواب دیا تو پرومی تھیئس نے کہا کہ میں اپنے اوپر ہونے والے ظلم کی وجہ سے کتنی شدید بد دعا دے گیا۔ لیکن میری خواہش ہے کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

## زمین

کہتی ہے کہ اس طرح تو تم مزید تکلیفوں میں پھنس جاؤ گے اور جو پیٹر سے شکست کھا جاؤ گے۔

زمین، سمندر بہت زیادہ شور مچاؤ۔ خراب حال زمین تمہاری آوازوں کا ساتھ دے گی۔ مرے ہوئے اور زندہ لوگو تم بھی آواز پیدا کرو۔ کیونکہ تم شدید خطرے میں ہو۔ تمہیں بچانے والا خود شکست تسلیم کرنے والا ہے۔

دو آوازیں آتی ہیں کہ یہ تو برباد ہو چکا ہے۔

جبکہ آئیونے کا کہنا ہے کہ یہ سوچ تو وقتی ہے۔ ٹائے ٹن دوبارہ فتح یاب ہو گا۔ مگر برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑی پر نیلی کھائی کے قریب کمزور ہواؤں کو چیرتی ہوئی دہشت ناک ہاتھی دانت کی طرح کی کیا چیز برامد ہو رہی ہے۔ جیسے بہت بڑا اژدہ حرکت کرتا ہوا چلا رہا ہو۔

## پینتھیا

مرکری ہے یہ۔ جو پیٹر کا پیغام رساں۔

## آئیونے

اور وہ بھی ساتھ ہے جس کے سانپ کی طرح کے سر ہیں۔ لوہے کے ان کے پر ہیں۔ عظیم طاقتیں بھی انہیں روکنے سے قاصر ہیں۔ جن کے پیچھے شدید شور ہے جیسے لوہے ٹکرا رہے ہوں۔

## پینتھیا

یہ ہیں جیوپیٹر کے شکاری کتے۔ جنہیں وہ خون اور غم و تکلیف کھانے میں دیتا ہے۔ آگ کے بادلوں پر اپنی رتھ پر بیٹھنے کے بعد آسمانوں سے انہیں نکالتا ہے۔



پنتھیا کہتی ہے کہ ٹائے ٹن کے ارادے ابھی بھی بلند ہیں۔

**غصے اور انتقام کی تین دیویاں وہاں پر آتی ہیں**، زندگی کی بو کو سونگھتی ہوئی۔ اس چیز سے خوش ہیں کہ مرے ہوئے پرندوں کی سی بدبو وہاں پر موجود ہے۔ یعنی وہاں پر اپنے شکار پر ظلم و ستم کر سکتی ہیں۔ اور خواہش ہے کہ جلد از جلد بادشاہ کے حکم کے مطابق شکار کو چیر پھاڑ کر کھائیں۔

**مرکری** انہیں ظلم و ستم سے روکتے ہوئے کہتا ہے کہ فوری طور پر اپنے لوہے کے میناروں پر واپس چلی جاؤ۔ جبکہ غصے اور انتقام کی دیویاں آہ و بکا کر رہی ہیں کہ ہمیں بھوک لگ رہی ہے۔ ہمیں واپس جانے کا حکم نہ دو۔

## مرکری

پرومی تھیئس سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ میں بادشاہ کے حکم سے تمہارے پاس اس آیا ہوں۔ تم پر ایک نئی مصیبت کا حکم نازل کیا گیا



تو ذہین ہے۔ طاقتور ہے۔ اچھا ہے۔ لیکن نہ جانے کیوں اتنا ضدی ہو چکا ہے۔ نہ جانے کیوں شہنشاہ کا مخالف ہو رہا ہے۔ تجھ پر لا محدود عرصہ تک ظلم کیا جا سکتا ہے۔ اور اب مجھے پاتال کی گہرائیوں میں موجود ظالم شیطانوں کو تمہارے اوپر ظلم کرنے کا کہنا پڑے گا۔ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ یہ ظلم نہ کیا جائے تو اس راز کے بارے میں بتا دے۔ وہ راز جسے صرف تو جانتا ہے۔ جس سے بادشاہت تبدیل ہو سکتی ہے۔ شہنشاہ بھی اسی بات سے پریشان ہے اور اسی طرح تیری سزا کا خاتمہ بھی ممکن ہے۔ تو اپنے آپ کو جھکا لے۔ تاکہ تیرے اوپر جو غصہ کیا جا رہا ہے اس میں کمی ہو۔

## پرومیتھیئس

ذہن میں غلاظت ہو تو انسان صحیح نہیں سوچ سکتا۔ میں نے اسے بادشاہ بنوایا اور اس نے مجھے قید کر دیا۔ ہر نئے موسم نے مجھ پر سختیاں کیں۔ نئے سے نیا عذاب مجھ پر مسلط کیا۔ میری نسل کو برباد کر دیا۔ اور آپ مجھ سے صلح کرنا چاہتا ہے۔ برے لوگوں سے نیکی کی امید کبھی نہیں رکھنی چاہیے۔ گھٹیا شخص کی مہربانی میری ذلت میں اضافہ کرے گی۔ میں اس کے سامنے کبھی بھی نہیں جھکوں گا۔ کیونکہ اس سے وہ انسانوں پر اور زیادہ ظلم کرنے لگے گا۔ جب میں نے کوئی جرم نہیں کیا تو معافی کس چیز کی مانگوں۔ ایک دن اسے شکست

نصیب ہوگی اور اپنے کیئے کی سزا پائے گا۔ میں اسی وقت کا انتظار کر رہا ہوں جو زیادہ دور نہیں۔ جہنم کے خوفناک کتے اپنا کام کرنا چاہتے ہیں اور تیرا بادشاہ بھی تجھے غصے سے دیکھ رہا ہے۔

## مرکری



## پرومیتھیئس

کہتا ہے کہ میں سب کچھ برداشت کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔

مرکری کہتا ہے کہ تم اتنے شدید اور طویل عذاب کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

## پرومیتھیئس

یہ عذاب صرف اس وقت تک ہو سکتا ہے جب تک جیوپیٹر کی بادشاہت ہے۔ میں برداشت کروں گا۔ وقت ہر صورت میں گزر ہی جاتا ہے۔

## مرکری

جواب دیتا ہے کہ وہ تو بہت طویل عذاب ہے۔ اور کیا تیری خواہش نہیں کہ بادشاہ اور دیوتاؤں کے ساتھ عالیشان زندگی بسر کرے۔

**پرومی تھیئس** جواب دیتا ہے کہ مجھے یہ سزا زیادہ عزیز ہے۔



غصے اور انتقام کی تین دیویاں پرومی تھیئس کو ڈھونڈتی ہیں تو وہ کہتا ہے کہ میں یہاں پر ہوں۔ عظیم ٹائٹن زنجیروں میں جکڑا ہوا یہاں ہے۔ تم جیسی غلیظ چیزوں پر میری طرف سے لعنت۔

غصے اور انتقام کی تین دیویاں اسے خوفزدہ کر رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ اس کے جسم کے ٹکڑے کر کے اسے سخت ترین تکلیف دی جائے گی۔

پرومی تھیئس کہتا ہے کہ تکلیف سہنا میری عادت بن چکی ہے اور میں سب کچھ سہنے کے لیے تیار ہوں۔

غصے اور انتقام کی دیویاں خیال کر رہی ہیں کہ پرومی تھیئس کے اندر داخل ہو کر اسے تکلیف پہنچائیں۔ اگرچہ اس کی روح کو تنگ نہیں کر سکتیں مگر دماغی طور پر شدید تکلیف دیں گی۔ تیرے خون کے ساتھ ہم تیرے جسم میں حرکت کریں گے۔ جبکہ پرومی تھیئس کہتا ہے کہ جس طرح تمہارا بادشاہ تم پر حکم چلاتا ہے اس طرح میں اپنے جسم کا مالک ہوں۔



آئیونی اور پنتھیا ان کی گفتگو سن کر سخت پریشان ہو چکی ہیں۔ جبکہ چڑیلیں ان سے بھی کہتی ہیں کے ابھی تو یہ ابتدا ہے۔

پرومی تھیئس سخت تکلیف کی حالت میں ہے اور کہتا ہے کہ جب میں آنکھیں بند کرتا ہوں تو میری دکھ اور تکلیف مجھے اور زیادہ صاف نظر آنے لگتی ہے۔ لوک قبر میں سکون حاصل کرتے ہیں مگر مجھ جیسا بد قسمت دیوتا تو مر بھی نہیں سکتا۔ اے جیوپیٹر تو مجھے جتنی زیادہ تکلیف دے گا اتنا ہی زیادہ شکست خوردہ کہلائے گا۔ مگر وہ وقت بھی آئے گا جب یہ تکالیف ختم ہو جائیں گی۔ پینتھیا کے پوچھنے پر بتاتا ہے کہ میرے ذہن میں دو باتیں ہیں جن میں سے ایک میں بتا سکتا ہوں اور دوسرا نہیں بتا سکتا۔ بہت سے لوگ نیکی اور سچائی کی باتیں کر رہے ہیں مگر پھر ان پر عذاب مسلط کر دیا جاتا ہے۔ ظلم کرنے والے ان پر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں۔

## زمین

کہتی ہے کہ اے بیٹا میں تیرے دکھ درد سے واقف ہوں۔ تو خوش بھی ہے اور غمگین بھی۔ زمین سے کچھ نیک روحیں بلوا کر تجھے سکون دینے کی کوشش کرتی ہوں۔ جو تجھے مستقبل کے بارے میں بھی بتائیں گی۔

آئیونی اور پینتھیا ان روحوں کو آتا ہوا دیکھتی ہیں۔ ان کی خوبصورت مگر اداس آواز کو سنتی ہیں۔ جو کہہ رہی ہیں کہ بہت پرانے عرصے سے ہم انسانوں کے دماغ کے اندر رہتے ہوئے انہیں سیدھے راستے کے بارے میں بتاتی ہیں۔ ہر موسم اور حالات میں ہم موجود رہتی



آئیونی کہتی ہے کہ روشنی میں نہائی ہوئی اور روحیں بھی آ رہی ہیں۔

## پہلی روح

کہتی ہے میں نے طبل جنگ سنا تو اندھیروں کے درمیان ظالم بادشاہ کے پھٹے ہوئے جھنڈے میں سے گزرتے ہوئے یہاں پہنچ گئی۔ میں نے مختلف آوازیں سنیں۔ آزاد ہونے کی امید اور اور کامیاب ہونے کی آوازیں۔ پھر سب آوازوں سے صرف محبت کی روح کی آواز باقی رہ گئی۔ جو ٹائٹن سے تعلق رکھتی تھی۔

## دوسری روح

کہتی ہے کہ سمندری طوفان کو فتح حاصل ہوئی۔ بادل قید کیے جا رہے تھے۔ سمجھ میں نہ آنے والی تاریک شکلیں تھیں۔ طوفان کا شور عجیب انداز میں ہنس رہا تھا۔ جنگی بحری جہاز تباہ و برباد وہاں موت کی وادی میں موجود تھے۔ دشمن سمندر میں ڈوب رہے تھے۔

## تیسری روح

کہتی ہے کہ سرخ رنگ کی روشنی کے دیئے اور کتابوں کے قریب میں ایک نیک انسان کے پاس موجود تھی۔ کھانے کے بعد اس کے سر کے قریب شعلے کی طرح کا خواب آموجود ہوا۔ میں سمجھ گئی کہ یہ تو وہی ہے جو در گزر کرنے پیار اور جنگوں سے دور رہنے کی بات کرنے والا تھا۔ تمام دنیا میں اس کی نیکی کی روشنی پھیل گئی تھی۔ اس کے کہنے پر ہی میں بجلی کی سی تیز رفتاری سے یہاں آئی ہوں اور صبح سے پہلے واپس اس کے پاس جانا ہے۔ تاکہ وہ نیک انسان جاگنے کے بعد وہ پریشان نہ ہو۔

## چوتھی روح

کہتی ہے کہ میں ایک شاعر کے لبوں پر پیار محبت کے الفاظ بن کر موجود تھی۔ جسے دنیا کے آرام کی کوئی پرواہ نہ تھی۔ اسے جو چیز عزیز تھی وہ اس کے احساس جذبات اور خیالات تھے۔ جس کا کام صبح سے شام تک پانی میں سورج کے عکس کو دیکھنا تھا۔ جب وہ بہار کے موسم میں پھولوں کے اوپر شہد کی مکھیوں کو دیکھتا تو اس کا تخیل انسانوں سے زیادہ حقیقی فانی اور امر شاہکار تخلیق کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ میری آنکھ ان کے ہاتھوں ہی کھلی اور تیرے پاس دلجوئی کرنے آگئی۔

آئیونے کہتی کہ دیکھو دیکھو مشرق و مغرب کی جانب سے دو جسم آرہے ہیں۔ جیسے ہوا اور فضا کی گود میں وہ جوان ہوئے ہوں۔ جس طرح جیسے دو فاختائوں کی اپنے خوبصورت گھر میں واپسی ہو رہی ہو ایسے ہوائوں میں تیزی سے سفر کرتے ہوئے۔ مسرت اور اداسی سے مل کر انکی آوامیں کس قدر دلکس معلوم ہوتی ہیں۔

پنتھیا بھی اقرار کرتی ہے کہ

نہ صرف آوازیں مدھر ہیں بلکہ پروں کے خوبصورت رنگوں سے آسمان کا رنگ بھی خوبصورت نظر آنے لگا ہے۔ انکی مسکراہٹیں آسمان کو ستاروں کی روشنی کی مانند حسین بنا رہی ہیں۔

روحیں ہم آواز ہو کر پوچھتی ہیں کہ کیا تمہیں محبت کی روح نظر آئی۔

## پانچویں روح

کہتی ہے کہ مجھے وہ آسمانی روح نظر آئی جب میں ہوا اور تیز رفتار بادلوں کی طرح سفر کر رہی تھی۔ جس کے بالوں سے پیار اور محبت کے جذبات بات پھیل رہے تھے۔ مگر میرے اس کے قریب جانے کے بعد وہ گم ہو گئے اور تباہی نظر آنے لگی۔ نیک ذہین اور عظیم لوگ

بغیر شکایت کے ہلاک ہونے لگے۔ میں سیاہ رات میں روشنی بن کر پھر رہی تھی۔ پھر اے اداس بادشاہ تو مسکرایا تو اداس موسم خوشیوں میں تبدیل ہو گیا۔

## چھٹی روح



بہت دلکش ہوتی ہے اور اپنے پروں سے شاندار ہوا دیتی ہے۔ دلوں کے خوبصورت خیالات کو یہ تباہ کر دیتی ہے۔ جو بھی اس کے قریب جاتا ہے اسے محبت سمجھتے ہوئے تو تکلیف اس کی قسمت میں لکھ دی جاتی ہے۔ بالکل ہمارے سامنے موجود شخص کی طرح۔

روحیں ہم آواز ہو کر کہتی ہیں کہ بربادی تو دراصل محبت کا ہی سایہ ہے۔ جو اس کے پیچھے رہتے ہوئے موت کے سفید پروں والے گھوڑے کے اوپر بیٹھ کر ایسے تباہ کرتا ہے کہ کسی کو بچنے کا موقع نہیں ملتا۔ تیز رفتاری سے آتا ہے اور انسان جانور نیک اور بد کو ایسے تباہ کرتا ہے جیسے طوفان ہوا کے سینے کو کھول ڈالتا ہے۔ ٹائی ٹن ہی اس گھوڑے کو قابو کر سکتا ہے۔

پرومی تھیئس روحوں سے پوچھتا ہے کہ جو تم کہہ رہی ہو وہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے۔

روحیں ایک ساتھ کہتی ہیں کہ برف کے طوفان سے زندہ رہنے کے بعد جس طرح نئے پودے پیدا ہوتے ہیں ہم بھی ایسے ہی سانس لے رہے ہیں۔ جیسے بہار آچکی ہو۔ جیسے بہار کی ہوا سے درختوں کی ٹہنیاں جھومتی ہیں اور جانوروں کی حفاظت کرنے والے اندازہ لگا

لیتے ہیں کہ نئی فصل کی ابتداء ہو رہی ہے۔ دانائی سچائی پیار محبت کو پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہمیں علم ہو جاتا ہے تمہارے مستقبل کے بارے میں



آئیونے اور پینتھیا کہتے ہیں کہ روحیں چلی گئیں۔ لیکن خوبصورت موسیقی کا احساس ابھی بھی موجود ہے۔

## پرومیتھیئس

ہوا کی مانند یہ روحیں کتنی حسین تھیں۔ لیکن جب حسین ایشیا مجھ سے دور اور پیاسی زمین میں ڈوبی ہوئی ہے تو محبت کا ذکر میرے لیے فضول ہے۔ ہر طرف خاموشی ہے جو میرے دل کے بوجھ میں اضافہ کر رہی ہے۔ میں تو اپنی تکلیف کے باعث سونے سے بھی محروم ہوں۔ اس لیے خواب میں بھی اسے نہیں دیکھ سکتا۔ مگر جو میری قسمت میں لکھا ہے اسے برداشت کروں گا۔ دوسروں کی تکلیف کو ختم کروں گا یا پھر اپنے آپ کو تباہ کر لوں گا۔ زمین کی خوشیاں اور آسمان کی تکلیف اب میرے لیے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ نہ زمین مجھے سکون دے سکتی ہے نہ آسمان مجھ پر عذاب نازل کر سکتا ہے۔

### پینتھیا

کہتی ہے کہ تم نے میرے بارے میں تو سوچا ہی نہیں جسکی ہمیشہ تمہاری طرف نظر جمی رہتی ہے۔

## پینتھیا

کہہ رہی ہے کہ میں تم سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔ مگر دیکھو مشرق کی طرف کے ستارے دھندلے اور سفید ہونے لگے ہیں۔ بہت دور اور ہندوستان ان کے پہاڑوں کے درمیان ایشیا تمہاری راہ دیکھ رہی ہے۔ پہلے تو اس جگہ کے حالات بہت ہی خراب تھے۔ لیکن اب ایسے لگتا ہے جیسے وہاں بہار آچکی ہو۔ ہواؤں میں خوشبو پھیل گئی ہو۔ اور سہانی آوازیں بھی جنگلوں اور دریاؤں میں بہتی سنائی دیتی ہیں۔

لیکن اس کی یہ تمام خوبصورتی کس کام کی اگر وہ تم سے ملاقات نہ کر سکی۔

## الوداع

# دوسرا ایکٹ

انڈیا کے دور دراز علاقے کی ایک سرسبز و شاداب وادی میں پرومی تھیئس کی بیوی ایشیا بیٹھی اپنی بہن پینتھیا کا انتظار کر رہی ہے۔

اچانک اسے محسوس ہوا کہ ایک دم سے وادی میں ہر جگہ بہار اپنے جلوے دکھانے لگی ہے۔ وہ محسوس کر رہی تھی کہ اس کی بہن پینتھیا عام طور پر صبح سویرے اس سے ملنے آجاتی تھی لیکن آج اس نے آنے میں دیر کر دی ہے اور وقت بھی بہت ہی آہستگی کے ساتھ سفر کر رہا ہے۔

پینتھیا آتی ہے اور بتاتی ہے کہ اس کے دیر ہونے کی وجہ نیند میں آنے والے اس کے سپنے تھے جو اسے پریشان کرتے رہے۔ نیند میں



چکی ہے۔ اور دوسرا خواب اسے یاد نہیں رہا۔ ایشیا خواب تلاش کرنے کے لئے پینتھیا کی آنکھوں کے اندر دیکھتی ہے تو اسے وہاں ایک شکل نظر آتی ہے جو اسے اس کے پیچھے آنے کا کہہ رہی ہے۔ پینتھیا چیخ کر کہتی ہے کہ ہاں یہی تو وہ خواب ہے جو میں بھول چکی تھی۔ وہ خواب پینتھیا کو دوبارہ اس کے دماغ میں اس کے پیچھے آنے کی دعوت دیتا ہے۔ ہوا میں آوازیں گونجتی ہوئی ایشیا کو بھی کہتی ہیں کہ صرف اس کے پیچھے جانے کے بعد ہی تبدیلی ممکن ہے۔

ایشیا اور پینتھیا خواب کے الفاظ کے مطابق فوری طور پر اس کے پیچھے جانے لگتی ہیں۔ ایک اداس اور غمگین جنگل سے گزرتی ہیں۔ جہاں بہت بڑی چٹانیں اور غار ہر طرف موجود ہیں۔ جب دونوں جل پریاں جنگل میں موجود چٹانوں پر آرام کر رہی ہوتی ہیں تو روحوں

کی آواز سنائی دیتی ہے۔ جو اس سایہ دار وادی کے متعلق بتاتی ہیں کہ سورج یہاں کبھی بھی غروب نہیں ہوتا اور بلبلیں یہاں ہمیشہ چہکتی رہتی ہیں۔

ڈیمو گورگن کی خواہش اور احکامات کے مطابق سہانی موسیقی کی آواز کے پیچھے سفر کرتے ہوئے وہ خفیہ وادی سے گزرتی ہوئی اس



نہیں آتیں۔ ایک بہن کا کہنا ہے کہ ان خوبصورت پھولوں میں ان کی رہائش ہے جو پانی کے نیچے اپنی بہار دکھار ہے ہوتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے پانی کے اوپر بلبلے نظر آتے ہیں۔ جبکہ دوسری بہن جواب دیتی ہے کہ جب ان پھولوں میں روحیں رہائش رکھ سکتی ہیں تو قدرت کی دوسری چیزوں میں بھی زندہ مخلوق موجود ہوگی۔ ایشیا اور پینتھیا اب ان کی کہانیاں سن رہی ہیں جو قادر مطلق محبت اتفاقات اور قدیم افراتفری تباہی کے متعلق تھیں۔

ایشیا اور پینتھیا ایک ایسی چٹان کی چوٹی پر پہنچ گئیں جس کے چاروں طرف بلند و بالا پہاڑ تھے۔ پینتھیا نے پہاڑ کے درمیان واقع گہری کھائی کو پہچان لیا جس کے اندر ایک غار میں ڈیمو گورگن کی رہائش تھی۔ جس کے اوپر سے ایک چشمہ بہتا تھا۔

تنہا اور اکیلے نوجوان اپنی کم عمری میں سیر سپاٹے کرتے ہوئے وہاں تک آتے۔ اس چشمے کا پانی پیتے۔ جس سے انہیں سچائی پاکیزگی محبت مسرت اور دانائی کی بصیرت حاصل ہوتی۔ پینتھیا پر بھی اس چشمے کے پانی کا اثر ہو رہا تھا جس نے اس کی شان میں قصیدے پڑھنا شروع کیے۔ برف سے گرتے تودے کو دیکھ کر اس کے ذہن میں خدا کے نافرمان لوگوں کا خیال آیا جو اسی طرح جمع ہو کر بالآخر برباد ہوتے ہیں۔

دھند میں ایک شکل نے انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ بہت سی روحوں کی آوازوں نے بھی ایسا ہی کرنے کے لیے کہا۔ وہ انہیں پاتال کی ان گہرائیوں میں لے جا رہی تھی جہاں آسمان کی روشنی کے پہنچنے کا تصور بھی ممکن نہ تھا اور جہاں کا وہی ایک حکمران تھا۔ زندگی کا وہ مقام تھا جہاں لافانی اور ہمیشہ زندہ رہنے والے لوگوں کا گزرنا لازمی تھا۔

ایشیا اور پینتھیا اس غار میں داخل ہوئیں جہاں ڈیموگورگن اندھیرے میں اپنے شاہی تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ مگر اس کی شکل وصورت



نے دوبارہ سوال کیا کہ تکالیف کس نے تخلیق کیں۔ اس کا جواب آیا جس کی عملداری چلتی ہے۔ ایشیا نے دریافت کیا کہ عملداری کس کی چلتی ہے۔

بتایا گیا کہ پہلے آسمان زمین روشنی اور محبت موجود تھے۔ پھر دیوتاؤں کی پیدائش ہوئی۔ زحل کی سلطنت سے وقت کو اتارا گیا۔

پرومیتھیئس نے جیوپیٹر کو علم دیا کہ وہ اپنی بادشاہت قائم کر سکے۔ مگر اسے کہا کہ انسان کو آزاد رہنے دے مگر اس نے نہایت خراب حرکت کرتے ہوئے پہلے قحط ان پر مسلط کیا انہیں شدید محنت کرنے پر مجبور کیا اور پھر بیماریاں ان پر چھوڑ دیں۔ خراب موسموں کے ذریعے تباہی و بربادی لے کر آیا۔ پرومیتھیئس نے یہ مظالم دیکھے اور انسانوں کو آگ کا تحفہ دے دیا۔ اسی آگ سے انسان نے اپنے حالات بہتر کرنے کی کوشش کی اوزار تیار کیے۔ بولنا سیکھا اور سوچنا بھی شروع ہو گیا۔ فنون لطیفہ کاروبار اور سائنس کو فروغ حاصل ہوا۔ جس نے بیماریوں اور موت کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا۔ انسان کو آگ جیسا قیمتی تحفہ دینے کی پاداش میں ہی اسے ایک پہاڑ کی چٹان پر زنجیروں میں جکڑ دیا گیا سزا کے طور پر۔

ایشیا پھر سوال کرتی ہے کہ تکلیف کو کس نے تخلیق کیا جو کہ پرومو تھیئس کے قیدی بنائے جانے کے بعد مسلسل انسانوں پر ظلم ڈھا رہی ہے۔ پرومو تھیئس کے آزاد ہونے کا خیال جب بھی جیو پیٹر کو آتا ہے تو وہ تھر تھر کانپنے لگتا ہے لہذا وہ تو ایسی حرکت نہیں کر سکتا۔ اس لئے مجھے بتاؤ کے جو پیٹر کا آقا کون ہے۔



تمام چیزیں لافانی محبت سے تعلق رکھتی ہیں۔ ایشیا نے کہا کے اس نے بھی ہمیشہ محسوس کیا کہ یہی سچ ہے اور یقینی طور پر پرومیتھیس ہی وہ سورج ہے جس کی روشنی تمام دنیا کو منور کرے گی۔

ڈیمو گورگن اندھیرے آسمان کو کھولتا ہے اور ایشیا اور پینتھیا کو وہ رتھ گاڑیاں دکھاتا ہے جو ایک دوسرے کے پیچھے زمین کے گرد چکر لگا رہی ہیں۔ بتاتا ہے کہ یہ روحیں وقت سے تعلق رکھتی ہیں س اور دیکھو وہ ایک بھیانک چہرے والی انھی لوگوں کا انتظار کر رہی ہے ں قسمت کا سایہ بھی اپنے بھیانک سائے کے روپ میں موجود تھا پینتھیا نے ایک اور رتھ گاڑی دیکھی جو کہ دراصل محبت کی دیوی کی تھیں ایشیا اور پینتھیا قسمت تقدیر کی روح کے ساتھ اس میں سوار ہو گئیں س

گھنٹے کی دیوی ایشیا اور پینتھیا کے ساتھ ڈیمو گورگن کو لے کر بادلوں کے دل تک پہنچ گئی اور ایشیا کو بتایا کہ سورج دوپہر تک تو نہیں ہو گا کیوں کہ حیرانی نے آسمان پر اپالو کو پکڑ رکھا ہے۔

پینتھیا کے چہرے کو خوفزدہ اور زرد ہوتے دیکھ کر ایشیا نے پوچھا کہ کیا ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ دیکھو ایشیا اچانک بالکل تبدیل ہو گئی ہے۔ اس قدر حسین کے اس کے چہرے کی طرف دیکھنا بھی مشکل ہے۔ پریوں نے بھی کہا کہ ہاں بالکل ایسا کچھ ہی ہوا ہے۔ ایشیا کا اصل روپ سامنے آگیا ہے۔ اور وہ اسی روپ میں واپس آگئی ہے جب ابتدا میں اسے محبت کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

ایشیا نے ابتدا میں ایسی کسی بھی تبدیلی کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ کہ محبت تو روشنی کی طرح ہی ایک عام چیز ہے۔ مگر اسی وقت آسمان سے آواز آئی کے ایشیا تم تو دراصل محبت کے نور سے جگمگا رہی ہو۔ جس کے بعد وہ بھی محسوس کرنے لگی جیسے اس کی روح محبت کی کشتی میں سوار سفر کر رہی ہو۔

# تیسرا ایکٹ



تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔ انسانی روح اس آگ کی مانند ہے جو ہمیشہ جلتی رہتی ہے۔ مگر اے دیوتاؤ جلد ہی وہ بھی میرے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جائے گی۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے ایک اولاد کی تخلیق کی ہے جس کا نام ڈیموگورگن ہے۔ طاقت میں کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا بلکہ مجھ سے بھی زیادہ طاقتور ہو گا۔

رتھ کے پہیوں کی آواز اسے آتے ہوئے سنائی دیتی ہے تو فتح کا نعرہ بلند کرتا ہے۔

وقت کے گھنٹوں کی یہ رتھ ڈیموگورگن کو لے کر وہاں پر پہنچی ہے۔ جو اس سے باہر قدم نکالتا ہے اور جیوپیٹر کی جانب چلنا شروع کرتا ہے۔ جیوپیٹر دراصل اسے دیکھ کر خوفزدہ ہو چکا ہے۔ ڈیموگورگن جیوپیٹر کو کہتا ہے کہ اس کے ساتھ پاتال کی گہرائیوں میں اسے جانا

پڑے گا۔ اب وہ جیوپیٹر کو زبردستی اپنے ساتھ زمین کی گہرائیوں میں موجود اپنی غار میں لے جا رہا ہے۔ وہ آسمان کی بلندیوں سے زمین کی گہرائیوں کی طرف غوطہ لگا چکے ہیں۔

* * * * * * * * * * *

سمندر اور اپالو اٹلانٹس کے جزیرے میں موجود ہیں۔ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جوپیٹر کی آسمان پر ایک عقاب کی وجہ سے



ہے کے بغیر خون خرابہ کے اتنی بڑی تبدیلی وقوع پذیر ہو گئی جب کہ اپالو کا کہنا ہے کہ غم کا وقت اور تکلیف کا دور ختم ہو چکا ہے دونوں نے جدا ہونے سے پہلے ایک دوسرے کو بہت مبارکباد دی

* * * * * * * * * * *

پہاڑ کی بلند و بالا چوٹی پر ہرکیولیس نے پرومیتھیس کو زنجیروں سے آزاد کیا۔ ایشیا، آئیونے پینتھیا اور وقت کے گھنٹے کی روح اس خوشی کے موقع پر ان کے ساتھ موجود ہیں۔ پرومیتھیس ایشیا اور اسکی بہن کو اس حسین غار کے بارے میں بتاتا ہے جو ایشیا کی وادی میں موجود ہے اور جہاں جا کر اب وہ نئی زندگی کی ابتداء کریں گے۔ اس جگہ سے ہی وہ انسان کی ترقی اور خوشحالی کا دور دیکھیں گے۔ علم و فن صنعت و حرفت میں انسان اب بہت زیادہ ترقی کرے گا۔ وہ نا صرف اور زیادہ ذہین ہو جائے گا بلکہ اس کی مہربانی اور رحم دلی میں بھی اضافہ ہو گا۔ غلطیوں اور برائیوں میں وقت کے ساتھ زوال آئے گا جو انسان کی ترقی کا باعث بنیں گی۔

پرومو تھیس آیئونا سے کہتا ہے کہ گھنٹے کی روح کو وہ سمندری گھونگا سنکھ دے دے جو Proteus دیوتا نے ایشیا کو شادی کے موقع پر بطور تحفہ دیا تھا۔ یہ کہنے کے بعد اسے حکم دیتا ہے کہ تمام دنیا کے اوپر اڑتے ہوئے سفر کرے اور سنکھ کو ایسے بجائے کہ اس کی موسیقی تمام دنیا کو سنائی دے۔



پرومیتھیس اس کے بعد ارتھ زمین سے مخاطب ہوتا ہے۔ اس کی باتیں سن کر زمین نے اس قدر خوشی اور مسرت محسوس کی کہ اس کے برفانی چہرے پر حرارت نمایاں ہوگئی۔ مردہ پودوں میں جان پڑ گئی اور زہریلے کیڑے مکوڑے بھی بے ضرر اور خوبصورت نظر آنے لگے۔ اس نے اس غار کے بارے میں بتایا جہاں تکلیف کا وقت یعنی پرومیتھیس کے زنجیروں میں جکڑے جانے کا دورانیہ اس کی

روح نے بیقراری میں بسر کیا۔ پرومیتھیس کے تکلیف کے دور میں اس جگہ پر کوئی بھی خوشی محسوس نہیں کرتا تھا۔ مگر اب وہ عظیم پرومیتھیس کی رہائش گاہ ہو گی۔

زمین کے حکم پر ایک معصوم روح پرومیتھیس ایشیا پینتھیا اور آیونیا کو اس غار کی طرف لے کر جاتی ہے جہاں ایک مندر میں پرومیتھیس کی عبادت کی جاتی تھی اس امید کے ساتھ کہ ایک دن اسے پھر عروج حاصل ہو گا۔

پرومیتھیس ایشیا پینتھیا اور آیونیا تمام اس غار میں پہنچ گئے۔ پینتھیا آئیونیا کو بتاتی ہے کہ زمین کی روح اکثر اس غار میں ایشیا سے ملاقات کرنے آتی تھی اور ایشیا نہ جانے کیوں اسے ماں کے نام سے مخاطب کرتی تھی۔



اس کے حسن اور خوبصورتی میں کس قدر زیادہ اضافہ ہو گیا۔ زہریلے کیڑے مکوڑے درخت اور پودے خوفناک جانور اچانک ختم ہو گئے۔ مزید یہ کہ مرد اور عورتیں جو ظالم اور بدی پر مائل دکھائی دیتے تھے ان کی عادات اچانک سے تبدیل ہوئیں اور وہ نیک ہمدرد مہربان اور خلوص سے بھرے ہوئے نظر آنے لگے۔ پھر بتانے لگی کہ ایک دن وہ ایک شہر سے گزر رہی تھی جب اس نے ہوا میں مسحور کر دینے والی موسیقی کی آواز سنی۔ دوسرے تمام لوگ بھی یہ آواز سننے کے لیے اپنے گھروں سے باہر آ گئے۔ اس نے فوری طور پر اپنے آپ کو ایک چشمے کے پیچھے چھپا لیا اور دیکھا کہ انسان اچانک تبدیل ہونا شروع ہو گئے اور برائیوں کی جگہ اچھائیاں اور نیکیاں ان پر غالب آنے لگیں۔

ایشیا نے اس کی محبت کا جواب محبت سے دیتے ہوئے اسے کہا کہ جب تک اس کے اوپر سے برف کی سطح ختم نہیں ہو جاتی اور وہاں پر گرمائش بہار کو نہیں لے کر آتی وہ لوگ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔

گھنٹے کی روح بھی اسی دوران وہاں پر آ جاتی ہے اور بتاتی ہے کہ جیسے ہی اس نے گھونگے سنکھ کی موسیقی کو دنیا کو سنایا تو اچانک ہی اس آواز کو سن کر دنیا میں ایسی تبدیلی آ گئی جیسے محبت نے اسے ڈھانپ لیا ہو۔ اس نے زمین پر گھومتے ہوئے دیکھا کے کانٹے پھول بن رہے تھے

اور آدمی طاقت کو حاصل کرنے کے لیے اب نہ تو ظلم کر رہا تھا اور نہ ہی جھوٹ کا سہارا لے رہا تھا۔ برائی کی عادات آدمی کے اندر سے ختم ہو چکی تھیں۔ اب وہ مہربان ہو چکا تھا اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کر رہا تھا۔ اس کی گفتگو میں گہری سوچ اور دانشمندی تھی جو کہ پہلے کہیں نظر نہیں آتی تھی۔ زمین سے ظلم اور ظالموں کا خاتمہ ہونے کے ساتھ ہی ایک نئ زندگی کی ابتداء ہو رہی تھی۔

# چوتھا ایکٹ

پرومیتھیئس کی غار کے باہر پینتھیا اور آئیونے سو رہی ہیں۔ بہت سی روحیں گزرتے ہوئے ایک ساتھ آواز بلند کر رہی ہیں۔ جن کی



تکفین کے لئے مصروف ہیں۔ elements ان کے الفاظ اور آواز میں ترتیب پیدا کر رہی ہیں۔ جس میں انسانی دماغ کی روحیں بھی شامل ہوتی جا رہی ہیں۔ جنہیں اس بات کی خوشی ہے کہ محبت اب کھل کر اپنے جلوے دکھائے گی اور جس کی وجہ سے ان کی زندگی شاندار تابناکی اور ہم آہنگی کے ساتھ بسر ہو گی۔ زمین پر ایک خوشگوار اور شاندار صبح کا آغاز ہو رہا ہے جو موت افراتفری اور اندھیروں سے پاک ہو گی اور زمین کا یہی زمانہ

This age is called Promethean

جرات اور ایجادات کا زمانہ کہلائے گا۔

ان روحوں کے جانے کے بعد بھی ان کے نغمے ہواؤں کے دوش پر دنیا میں گونجتے رہے۔ جبکہ آئیونے اور پینتھیا کو ایک چھوٹا خشکی کا جزیرہ تیرتا ہوا نظر آیا۔ جہاں زمینی روح کی پیدائش ہو رہی تھی۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ ظلم و جبر سے متعلق تمام عناصر سمندر میں غرق ہو رہے ہیں اور ان کا نام ونشان تک مٹ رہا ہے۔ ایسے جیسے ان کا وجود کبھی تھا ہی نہیں۔

زمین اپنے ساتھ ہونے والی اس شاندار تبدیلی پر پھولے نہیں سما رہی تھی۔ چاند نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے اقرار کیا کے واقعی تبدیلی کو وہ بھی محسوس کر چکا ہے اور برفانی دور زمین سے ختم ہو رہا ہے۔ چاند نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کی برفانی سطح خوشگوار آبشاروں میں تبدیل ہو رہی ہے اور شاندار پودے اور پھول اس میں سے پیدا ہونا شروع ہو چکے ہیں۔ چاند نے مزید کہا کہ یہ تو محبت اور مکمل محبت ہے۔ زمین بے حد مسرت محسوس کر رہی تھی کہ انسان ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور تعلق کے رشتے میں بندھ چکا ہے اور اب ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔

ڈیمو گورگن کی آواز سنی جو دنیا سے خطاب کر رہا تھا۔ زمین چاند فطرت قدرت انسانیت اور Demogorgonپینتھیا اور آئیونے نے زندہ اور مردہ لوگوں کی روحوں نے نے اس کے الفاظ کا جواب دیا۔ ڈیمو گورگن نے کہا کہ دنیا پر اب محبت کی حکمرانی ہوگی اور تباہی و



ختم شد

# تاریخ ساز کتب کے سینکڑوں تراجم

# ایک گوگل ڈرائیو میں

## تفصیلات کے لئے واٹس ایپ

**WhatsApp**

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

# ٹامس ہارڈی

## کی تمام شاہکار کتب

## آڈیو اور ٹیکسٹ

پامیلا

شامیلا

جوزف اینڈریوز

ٹوم جونز

# چارلس ڈکنز

## کی تمام شاہکار کتب

## آڈیو اور ٹیکسٹ

# ایچ جی ویلز کے بہترین ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

## ٹائم مشین

## وار آف دی ورلڈ

## فرسٹ مین ان دی مون

## کنٹری آف دی بلائنڈ

## ان ویزی بل مین

## آئی لینڈ آف ڈاکٹر مورو

## آل ابروڈ فار اروات

## اناڑی بھوت